باب۔۴۱

غلاموں کی آزادی

[وَمَن قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ،(النساء:۹۲)]

[وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِن نِّسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ،(المجادلۃ:۳)]

[وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا،(النور:۳۳)]

Siddiqui Publications

حدیث ۲۳۵۱: ارشاد نبویؐ ہے کہ جس شخص نے کسی مسلمان کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے عوض، آزاد کرنے والے کے عضو کو (جہنم) کی آگ سے نجات دے گا۔۔۔ سعید بن مرجانہؒ کا کہنا ہے کہ میں علی بن حسینؓ کے پاس گیا اور ان کے سامنے یہ حدیث بیان کی۔ تو انھوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔ عبداللہ بن جعفرؓ اس غلام کی قیمت دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دینے کو تیار تھے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۳۵۲: آنحضرتؐ نے میرے سوالات کے جواب میں فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور جہاد کرنا افضل عمل ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ایسے غلام کا آزاد کرنا افضل ہے جو بیش قیمت ہو اور اور مالکوں کا پسندیدہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا کہ (اچھا عمل یہ بھی ہے کہ) کسی کاریگر کی مدد کرو یا بے ہنر کو کام سکھانے میں مدد کرو۔ آخر میں جب میں نے رسول کریمؐ سے عرض کیا کہ اگر ان سب میں سے میں کچھ بھی نہ کر سکوں تو پھر میں کیا کروں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ " لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھ۔۔۔ اس لیے کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تُو اپنے آپ پر کرتا ہے"۔ راوی: ابوذرؓ۔

حدیث ۲۳۵۳، ۲۳۵۴: نبی اکرمؐ نے سورج گرہن کے موقع پر غلام کو آزاد کرنے کا حکم دیا۔ راوی: اسماء بنت ابوبکرؓ۔

حدیث ۲۳۵۵: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے ایسا غلام آزاد کیا جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو، اگر وہ مال دار ہے تو اس غلام کی قیمت لگائی جائے گی۔ پھر وہ غلام (مکمل طور پر) آزاد کر دیا جائے گا۔ راوی: سالمؒ اپنے والد سے۔

حدیث ۲۳۵۶ تا ۲۳۶۰: نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی غلام یا لونڈی چند شریکوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے کوئی شخص اپنا حصہ آزاد کر دے تو اس پر پورے غلام کا آزاد کرنا واجب ہے۔ جب کہ آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہو کہ عادل کی تجویز کے مطابق اس کی قیمت کے برابر ہو، اور شریکوں کو ان کے حصے کی قیمت دے دی جائے گی۔ اور آزاد کیے ہوئے کا راستہ چھوڑ دیا جائے گا۔۔۔ اور اگر آزاد کرنے والا مالدار نہیں تو پھر اس غلام کا اتنا ہی حصہ آزاد ہو گا جتنا اس نے آزاد کیا۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۳۲۹، ۲۳۳۹ اور ۲۳۴۰)۔

حدیث ۲۳۶۱: آنحضورؐ نے فرمایا کہ جس نے اپنا حصہ کسی غلام میں آزاد کر دیا تو اس پر اپنے مال سے آزاد کرانا واجب ہے۔ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو اس کی قیمت لگائی جائے گی اور اس غلام سے محنت کرائی جائے گی۔ لیکن اسے مشقت میں نہ ڈالا جائے گا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۳۳۰)۔

حدیث ۲۳۶۲: رسول مکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے دل کے وسوسوں کو معاف کر دیا ہے جب تک کہ وہ عمل یا گفتگو نہ کریں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۳۶۳: نبی معظمؐ کا فرمانا ہے کہ اعمال نیتوں پر موقوف ہیں اور آدمی کو وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے۔۔۔ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو گی تو اس کی یہ ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہی شمار ہو گی۔ اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف شمار کی جائے گی کہ جس کی نیت کی ہو۔ راوی: حضرت عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱ اور ۵۳)۔

حدیث ۲۳۶۴ تا ۲۳۶۶: میں جب اسلام قبول کرنے کے ارادے سے نکلا تو ابتدا میں میرا غلام میرے ساتھ تھا۔ لیکن راستے میں ہم ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ ایک روز میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر تھا کہ اچانک میرا غلام وہاں پہنچ گیا۔ حضورؐ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا یہ تمھارا غلام ہے جو تمھارے پاس آیا ہے؟ میں نے عرض کیا "میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ یہ آزاد ہے"۔۔۔ میں مدینہ پہنچا اور میری زبان پر یہ شعر تھا۔

یا لیلة من طولها و عنائها
علیٰ انها من دارة الکفر نجت

(درازئ شب سے شکایت ہے تاہم یہ کہ اس نے کفر سے نجات دلا دی)۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۳۶۷: (ابی وقاصؓ کے بیٹے عتبہؓ کی اپنے بھائی سعدؓ کو وصیت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۲۶ اور ۲۰۷۹۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۳۶۸: ہم میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو اپنے مرنے کے بعد آزاد کیا۔ آنحضرتؐ نے اس غلام کو بلوایا اور اسے بیچ دیا۔ وہ غلام پہلے سال ہی وفات پا گیا۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۲۳۶۹: رسولِ اکرمؐ نے وِلا کی بیع اور اس کے ہبہ سے منع فرمایا ہے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۳۷۰: میں نے بریرہ کو خریدا تو اس کے مالک نے شرط لگائی کہ وِلا ہم لیں گے۔ میں نے آنحضرتؐ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کو آزاد کر دو۔ ولاِ اس کے لیے ہے جو پیسے دے۔ چناں چہ میں نے بریرہ کو آزاد کر دیا۔ آپؐ نے بریرہ کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ تم کو اپنے شوہر کے ساتھ رہنے کا اختیار ہے۔ لیکن اس نے (بے رغبتی کے سبب) شوہر سے جدا ہو جانے کو پسند کیا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۴۰۴)۔

حدیث ۲۳۷۱: انصار کے کچھ لوگوں نے نبی کریمؐ سے اجازت مانگی کہ کیا ہم اپنے بھانجے عباسؓ کا فدیہ معاف کر دیں؟ حضورؐ نے فرمایا، بالکل نہیں، ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۲۳۷۲: میں نے اسلام سے قبل سو غلام آزاد کیے تھے اور سو اونٹ سواری کے لیے دیے تھے۔ مسلمان ہوا تو اس کے بعد بھی میں نے سو غلام آزاد کیے اور سو اونٹ سواری کے لیے دیے۔ میں آنحضورؐ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا کہ جو نیکیاں ہم نے اسلام سے قبل کی تھیں کیا ان کا بھی ہمیں ثواب ملے گا؟ نبی مکرمؐ نے فرمایا، اب تم اسلام لے آئے، تو جو نیک کام کر چکے ہو وہ سب کام قائم رہیں گے۔ راوی: حکیم بن حزامؓ۔

حدیث ۲۳۷۳: ہوازن کے ایک وفد نے رسول اکرمؐ سے مل کر درخواست کی کہ ان کے قیدی اور مال واپس کیے جائیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس سے پیشتر کہ میں اس (مالِ غنیمت) کی تقسیم کروں میں نے مناسب جانا تھا کہ پہلے میں اپنے لوگوں سے مل کر ان کی رائے حاصل کر لوں۔ اور اب میں اس نتیجے پر پہنچ چکا ہوں کہ قیدیوں اور مال میں سے کسی ایک کی واپسی ہو گی۔ اور پھر آپؐ نے اُن سے یہ فرمایا کہ تم لوگ جاؤ اور اپنے اپنے سرداروں سے گفتگو کرو اور بتاؤ کہ تمھیں کیا چاہیے۔ پھر میرے پاس ان کو بھیجو تا کہ وہ تمھارا معاملہ پیش کر سکیں۔ ان کے سردار نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا

Siddiqui Publications

کہ ہمارے لوگ اس بات پر راضی ہیں کہ ہمارے قیدی ہمیں واپس مل جائیں۔۔۔زہری نے بتایا کہ ہوازن کے قیدیوں سے متعلق یہی کچھ معلوم ہوا۔۔۔ اور انسؓ نے بتایا کہ عباسؓ نے حضورؐ سے عرض کیا کہ میں نے اپنا اور عقیلؓ کا فدیہ دیا ہے۔ راوی: مسور بن مخزمہؓ۔

حدیث ۲۳۷۴: نافعؒ نے میرے خط کے جواب میں لکھا کہ آنحضرتؐ نے بنی مصطلق پر اچانک حملہ کیا۔ اُس وقت وہ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے۔ اُن میں سے جو لڑنے والے تھے انھیں قتل کر دیا گیا۔ اُن کی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا گیا۔ (آنحضرتؐ کو) حضرتہ جویریہؓ بھی اسی دن ملیں تھیں۔۔۔ یہ معلومات عبداللہ بن عمرؓ سے معلوم ہوئیں جو کہ اس لشکر کا حصہ تھے۔ راوی: عبداللہ ابن عونؒ۔

حدیث ۲۳۷۵: ابو سعید خدریؓ نے غزوۂ بنی مصطلق میں ملنے والی قیدی عورتوں سے مل کر عزل کرنے (یعنی باہر انزال) سے متعلق نبی مکرمؐ سے دریافت کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا، "ایسا نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، اس لیے کہ جو جان قیامت تک پیدا ہونے کے لیے مقدر ہو چکی ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔ راوی: محمد بن یحییٰؒ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۹۰)۔

حدیث ۲۳۷۶: میں بنی تمیم سے محبت کرتا ہوں کیوں کہ آنحضرتؐ نے بنی تمیم سے متعلق فرمایا کہ یہ میری امت میں دجال کے لیے بہت زیادہ سخت ہوں گے اور یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں۔۔۔ بنی تمیم کی ایک عورت قید ہو کر حضرتہ عائشہؓ کے پاس آئی تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو اس لیے کہ یہ اسماعیلؑ کی اولاد میں سے ہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۳۷۷: ارشاد نبیؐ ہے، "جس کے پاس لونڈی ہو وہ اس کی اچھی طرح پرورش کرے۔ پھر اس کو آزاد کر دے اور اس سے نکاح کر لے تو اس کے لیے دوہرا ثواب ہے۔ راوی: ابو موسیٰ اشعریؓ۔

حدیث ۲۳۷۸: میں نے ابو ذر غفاریؓ کو دیکھا کہ وہ اور ان کا غلام ایک جیسے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ میں نے جب ان سے پوچھا تو کہنے لگے کہ تم نے (ایک طرح سے) ہمیں گالی دی ہے۔ میں نے یہ واقعہ آنحضرتؐ کے سامنے پیش کیا تو آپؐ نے فرمایا، تمھارے یہ خدمت گزار تمھارے بھائی ہیں۔ اللہ نے انھیں تمھارے قبضے میں دیا ہے تو چاہیے کہ اسے وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، اور وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔ ان کو ایسے کام نہ دو جن سے انھیں تکلیف ہو۔ اگر تکلیف دو تو مدد کرو۔ راوی: معرور بن سویدؒ۔

حدیث ۲۳۷۹: ارشاد نبویؐ ہے کہ غلام جب اپنے مالک کی خیر خواہی کرے، اور اپنے پروردگار کی اچھی طرح سے عبادت کرے تو اس کو دو چند ثواب ملے گا۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۳۸۰: (لونڈی کو آزادی دے کر اس سے نکاح کرنا، اور غلام کی اپنے مالک کے لیے خیر خواہی اور اللہ کی عبادت، دہرے ثواب کا باعث ہے): یہ اوپر بیان کردہ دو احادیث کا مجموعہ ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۳۷۷ اور ۲۳۷۹۔ راوی: ابو موسیٰ اشعریؓ۔

حدیث ۲۳۸۱: حضورؐ کا فرمانا ہے، "نیک بخت غلام جو کسی کی ملکیت میں ہو، وہ دوگنا ثواب پاتا ہے"۔۔۔ (آپؐ کے اس قول کے بعد میں کہتا ہوں کہ) اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، حج کرنا اور ماں کے ساتھ احسان کرنا نہ ہوتا تو میں پسند کرتا کہ غلام ہو کر مروں۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۳۸۲ تا ۲۳۸۴: آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ "کیا بہتر حالت ہے اس غلام کی جو اپنے پروردگار کی عبادت کرے، اور اپنے آقا کی خیر خواہی کرے"۔ راویان: ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ اور ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۲۳۸۵: نبی اکرمؐ نے اس بات کی تاکید فرمائی کہ کوئی غلام اپنے مالک کو "ربّی" یعنی میرے رب کہہ کر نہ پکارے بلکہ "سیدی یا مولائی" یعنی میرے سردار یا میرے آقا کہے۔ اسی طرح کوئی مالک اپنے غلام کو "عبدی" یا لونڈی کو "اَمَتی" نہ پکارے بلکہ فتای، فتاتی اور غلامی کہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۳۸۶: (مشترک غلام کی آزادی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۳۵۶ تا ۲۳۶۰۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۳۸۷: ارشادِ نبویؐ ہے کہ " تم میں سے ہر شخص نگران ہے۔ (چناں چہ) امیر سے اس کی رعیت کے متعلق بازپرس ہوگی۔ مرد سے اس کے گھر والوں کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ عورت سے اس کے شوہر اور بچوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ غلام سے اس کے آقا کے مال کے بارے میں پوچھ ہوگی۔۔۔ سن لو کہ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور اس کی رعیت سے متعلق بازپرس ہوگی"۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲۵۰)۔

حدیث ۲۳۸۸: (لونڈی کا زنا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۰۲۲، ۲۰۲۳۔ راوی: زید بن خالدؓ۔

حدیث ۲۳۸۹: نبی معظمؐ نے فرمایا، "جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لے کر آئے تو وہ اس کو اپنے ساتھ کھانے پر نہ بٹھائے تو (کم از کم) اسے ایک یا دو لقمے ضرور دے۔ اس لیے کہ اس نے محنت کی ہے"۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۳۹۰: (تم میں سے ہر شخص حاکم اور نگران ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۵۰ اور حدیث ۲۳۸۷۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۳۹۱: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص جھگڑا کرے تو چہرے (پر مارنے) سے بچے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۳۹۲ تا ۲۳۹۶: بریرہؓ نے اپنی کتابت کی رقم سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ چناں چہ اس سلسلے میں اس نے مجھ سے مدد مانگی۔ میں نے اس سے کہا کہ جا کر اپنے مالکوں سے کہو کہ میں یہ رقم ادا کر دوں گی لیکن تیری ولاء میرے لیے ہوگی۔ اس نے جا کر یہ بات اپنے مالکوں سے کہی لیکن وہ نہیں مانے۔ میں نے یہ ماجرا رسول اکرمؐ سے عرض کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، "عائشہ! تم اسے خرید لو اور آزاد کر دو۔ اور حقِ ولاء (یا حق وفاداری) تو اسی کا ہوتا ہے جو آزاد کرے"۔۔ بعد میں نبی معظمؐ نے اس بارے میں لوگوں سے خطاب بھی فرمایا۔ آپؐ نے کہا کہ لوگ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ کوئی سینکڑوں بار بھی شرطیں لگائے مگر اللہ تعالیٰ کی شرط زیادہ مستحق اور مضبوط ہے۔
راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۴۰، ۲۳۷۰)۔

Siddiqui Publications